قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 28 اکتوبر 2020ء | 10 ربیع الاول 1441 ہجری قمری | جلد:2 | شمارہ:255

فرمانِ رسول ﷺ

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہو گا جو ان میں سے مجھ پرسب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہو گا۔ (ترمذی کتاب الصلاۃ باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبیؐ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو۔ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا خود تمہاری پاکیزگی اور ترقی کا ذریعہ ہے۔

(جلاء الافہام بحوالہ کتاب صلوٰۃ علی النبیؐ اسماعیل بن اسحاق)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

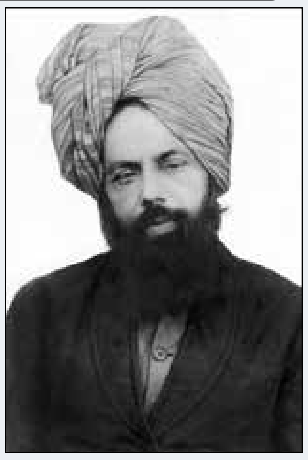

ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے میں ایک زمانے تک مجھے استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ بجز وسیلۂ نبی کریم کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے {وَابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ} (مائدہ آیت ۳۶) ۔تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقّے آئے ہیں اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راستہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے کاندھوں پر نور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذَا مَاصَلَّیۡتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ" ﷺ۔

(حقیقۃ الوحی۔ حاشیہ صفحہ ۱۲۸۔ تذکرہ۔ صفحہ ۷۷۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ وُلۡدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ۔ درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے ﷺ۔"

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اسی کی طفیل سے ہیں۔ اور اسی سے محبت کرنے کا صلہ ہے۔ سبحان اللہ اس سرور کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے۔ کہ اس کا محب خدا کا محبوب بن جاتا ہے۔ اس مقام پر مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نُور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجے تھے۔ ﷺ۔

اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ الہام ہوا۔ جس کے معنی یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں۔ یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے۔ لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص مُحیی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثنا میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا۔ اور اشارہ سے اس نے کہا ھٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرط اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔

اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ سو اس میں بھی یہی سرّ ہے کہ افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے۔ اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے۔ اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص' روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۷ تا ۵۹۹)

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا

(الاحزاب: 57)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

اس طرح درود پڑھنے اور جواب دینے سے۔ پس یہ طریق ایسا ہے اور جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اس سے جماعتی ترقی کے بھی راستے کھلتے ہیں اور جب جماعت ترقی کرے گی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والوں کی تعداد بڑھے گی تو مخالفین کی تعداد بھی گھٹتی چلی جائے گی۔

اس کے علاوہ ایک اَور بات بھی کہنا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ اور اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلَی مُحَمَّدٍ علیحدہ علیحدہ کیوں ہیں؟ تو اس بارے میں لغت میں اس طرح وضاحت ہے کہ لغوی اعتبار سے اَلصَّلٰوۃ کا مطلب اَلتَّعۡظِیۡم بھی ہے۔ اس بناء پر اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ کی دعا کے یہ معنی ہوں گے کہ اے اللہ! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں تو ان کا ذکر بلند کر کے اور ان کے پیغام کو کامیابی اور غلبہ عطا فرما کر اور ان کی شریعت کے لئے بقاء اور دوام مقدر کر کے عظمت عطا فرما جبکہ آخرت میں ان کی امّت کے حق میں شفاعت کو قبول فرما کے اور ان کے اجر و ثواب کو کئی گنا بڑھا کر دینے کے ذریعہ سے انہیں عظمت سے ہمکنار فرما۔

اس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات میں بھی بعض فقروں میں ان کا تفصیلی ذکر اس طرح آ چکا ہے لیکن لغت کے معنی سے نہیں۔ پھر آگے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کے متعلق حدیث میں بَارِکۡ عَلَی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کے الفاظ آئے ہیں۔ (صحیح البخاری کتاب تفسیر القرآن باب قولہ ان تبدوا شیئًا او تخفوہ… حدیث نمبر 4797)

اس کے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ! تو نے جو بھی عزت وعظمت اور عظیم شان اور بزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقدر فرمائی ہوئی ہے اس کو ان کے لئے قائم فرما دے اور اس کو ہیشگی اور دوام بخش۔ ہمیشہ قائم رہنے والی ہو۔

پس خلاصہ یہ ہے کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ میں آپ کی شریعت کے غلبے اور ہمیشہ قائم رہنے اور امت کے حق میں آپ کی شفاعت سے فیض پانے کی دعا ہے اور اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وعظمت اور شان اور بزرگی کے ہمیشہ قائم رہنے کے لئے دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس درود کی وجہ سے ہم جہاں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والے بھی ہوں اور آپ کی شریعت کے پھیلانے کے کام میں اپنی صلاحیتوں کو صرف کرنے والے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق دنیا سے فتنہ وفساد کو ختم کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ جمعہ 16 جنوری 2015ء)

اس شمارہ میں

- سلیم و رضا (منظوم)
- دل بطور کھیتی
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- سلامتی کے تحفے

دربارِ خلافت

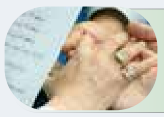

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پھر ایک آیت میں کافروں کی بیہودہ گوئی کا ذکر فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَعَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَہُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡہُمۡ ۫ وَقَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ ہٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ (سورۃ صٓ: 5) اور انہوں نے تعجب کیا کہ ان کے پاس انہی میں سے کوئی ڈرانے والا آیا، اور کافروں نے کہا یہ سخت جھوٹا جادوگر ہے۔

پس کبھی جھوٹا، کبھی جادوگر، کبھی کچھ اور کبھی کچھ اور کبھی کسی نام سے یہ کافر آپؐ کو پکارتے رہے اور آپؐ کے بارہ میں باتیں کہتے رہے اور مختلف رنگ میں استہزاء کرتے رہے۔ لیکن آپؐ کو صبر اور حمد اور دعا کی ہی اللہ تعالیٰ نے تلقین فرمائی۔ اور یہی تلقین اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بھی فرمائی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَمِنَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡۤا اَذًی کَثِیۡرًا۔ وَاِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ (آل عمران: 187) اور تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے اور ان سے جنہوں نے شرک کیا بہت تکلیف دہ باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً ایک بڑا ہمت کا کام ہے۔

اب ایک مومن کے لئے، ایک ایسے شخص کے لئے جو اپنے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہے، اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا ہے، اُس کے لئے اس سے زیادہ دل آزاری کی اور تکلیف دہ بات کیا ہوسکتی ہے کہ وہ اپنے آقا کے بارے میں ایسی بات سنے جس سے آپ کی شان میں ہلکی سی بھی گستاخی ہوتی ہو۔ کوئی کسی صورت بھی برداشت نہیں کرسکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ ایسی باتیں تم سنو تو صبر کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مَیں نے گزشتہ خطبہ میں مثال دی تھی کہ کس طرح آپ نے ردّعمل دکھایا۔ تو حقیقی ردّعمل یہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دکھایا لیکن اس کے لئے بھی تقویٰ شرط ہے۔ تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنے عمل اور دعاؤں سے جو اس کا جواب دو گے تو وہی اس محبت کا صحیح اظہار ہے۔ اور جب ہم دشمنوں کی باتیں سن کے تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی دعاؤں سے خدائے ذوالانتقام کے آگے جھکیں گے تو ان دشمنانِ اسلام کے بد انجام کو بھی ہم دیکھیں گے۔ لیکن ہمارا اپنا تقویٰ شرط ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ اور قرآنِ کریم پر اعتراض کرنے والوں کے جواب میں قرآنِ کریم میں جو فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ خود ہی اللہ تعالیٰ بدلے لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ایک جگہ دشمنوں کو جو جواب دیا وہ یہ ہے کہ سورۃ الحاقۃ میں فرمایا اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ۔ وَّمَا ہُوَ بِقَوۡلِ شَاعِرٍ۔ قَلِیۡلًا مَّا تُؤۡمِنُوۡنَ۔ وَلَا بِقَوۡلِ کَاہِنٍ۔ قَلِیۡلًا مَّا تَذَکَّرُوۡنَ۔ تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (الحاقۃ: 41 تا 44) یقیناً یہ عزت والے رسول کا قول ہے اور یہ کسی شاعر کی بات نہیں ہے۔ بہت کم ہیں جو تم ایمان لاتے ہو۔ اور نہ یہ کسی کاہن کا قول ہے۔ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔ ایک تنزیل ہے تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان سب استہزاء کرنے والوں اور آپؐ کے مختلف نام رکھنے والوں اور نعوذ باللہ جھوٹا اور کذّاب کہنے والوں کو یہ جواب دیا۔ پس یہ ہے جواب آپؐ پر الزام لگانے والوں اور استہزاء کرنے والوں کے لئے لیکن اس بات کے باوجود کہ خدا تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو صبر اور دعا کی تلقین فرمائی ہے، خدا تعالیٰ نے خود دشمن کو چھوڑا نہیں ہے۔ صرف یہ جواب نہیں دے دیا کہ نہ وہ کاہن ہے، نہ وہ جھوٹا ہے اور نہ جو تم الزامات لگا رہے ہو وہ تمہارے صحیح الزامات ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا کہ اِنَّا کَفَیۡنٰکَ الۡمُسۡتَہۡزِءِیۡنَ (الحجر: 96) تو اس نے پھر دشمنانِ اسلام سے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد بدلے بھی لئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَمَّا الَّذِیۡنَ فَسَقُوۡا فَمَاۡوٰٮہُمُ النَّارُ۔ کُلَّمَاۤ اَرَادُوۡۤا اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا مِنۡہَاۤ اُعِیۡدُوۡا فِیۡہَا وَقِیۡلَ لَہُمۡ ذُوۡقُوۡا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیۡ کُنۡتُمۡ بِہٖ تُکَذِّبُوۡنَ۔ وَلَنُذِیۡقَنَّہُمۡ مِّنَ الۡعَذَابِ الۡاَدۡنٰی دُوۡنَ الۡعَذَابِ الۡاَکۡبَرِ لَعَلَّہُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ۔ وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ ثُمَّ اَعۡرَضَ عَنۡہَا۔ اِنَّا مِنَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُنۡتَقِمُوۡنَ (السجدہ: 21 تا 23) اور جہاں تک اُن لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے نافرمانی کی تو ان کا ٹھکانہ آگ ہے۔ جب کبھی وہ ارادہ کریں گے کہ وہ اس سے نکل جائیں تو اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ اور ہم یقیناً انہیں بڑے عذاب سے ورے چھوٹے عذاب میں سے کچھ چکھائیں گے۔ (بڑے عذاب سے پہلے چھوٹے عذاب میں سے کچھ چکھائیں گے) تاکہ ہو سکے تو وہ ہدایت کی طرف لوٹ آئیں۔ اور کون اس سے زیادہ ظالم ہوسکتا ہے جو اپنے ربّ کی آیات کے ذریعے اچھی طرح نصیحت کیا جائے، پھر بھی ان سے منہ موڑ لے۔ یقیناً ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ جو اپنے پیارے پر ہر وقت نظر رکھنے والا ہے، اگر دشمن دشمنی سے باز نہ آئے تو اسے بغیر انتقام کے نہیں چھوڑتا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی تنبیہوں سے نہ ڈریں، اگر اس دنیا میں اللہ تعالیٰ لوگوں کی اصلاح کے لئے جو اپنے بعض جلوے دکھاتا ہے اُن سے نصیحت حاصل نہ کریں تو پھر اللہ تعالیٰ بغیر انتقام کے نہیں چھوڑتا۔ پھر ضرور سزا دیتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ اختیار میرے پاس ہی ہے۔

(خطبہ جمعہ 28/ جنوری 2011ء)

سلیم و رضا

آئی ہے بڑی درد بھری ایک خبر آج
وہ کرب ہے کٹتا ہے مرا قلب و جگر آج

اشکوں پہ مرا آج کوئی ضبط نہیں ہے
جائے گا فلک تک میری آہوں کا اثر آج

خوں خوار درندوں کی طرح ہو گئے انساں
اللہ کا باقی نہ کوئی خوف نہ ڈر آج

یہ دیکھ کہ تم آگے ہوسفاکی میں ان سے
باندھا گیا فرعون کا سہرا ترے سر آج

کچھ ناز کے پالوں پہ لگی مہر یتیمی
ڈوبے ہیں تاریکی میں کچھ نور نظر آج

کل تک جو سہاگن تھی وہ اب ہوگئی بیوہ
جو چل کے گیا پاؤں پہ لوٹا نہیں گھر آج

سونی ہوئی اک ماں کی تمناؤں کی دنیا
اک باپ کی بڑھاپے میں ٹوٹی ہے کمر آج

بہنوں کے جگرکٹ گئے رخصت ہوا بھائی
محروم ہوئے سایے سے معصوموں کے سر آج

سفاکوں نے بے دردی سے نوچا ہے کلیجہ
ممکن نہیں قابو میں رہیں دیدہء تر آج

یہ سوچا کہ کچھ بانٹ لوں غمؔ پونچھ کے آنسو
دل تھام کے میں بھی گئی مرحوم کے گھر آج

ہر شخص وہاں پیکرِ تسلیم و رضا تھا
تھا سامنے اک صبر سکینت کا نگر آج

پُرسے کی جگہ ہم کو مبارک دو کہ ہم ہیں
ہیں دیکھ رہے رشک سے یہ شمس و قمر آج

جاتے تو سبھی لوگ ہیں پر دین کی خاطر
مل جائے شہادت کہیں آتی ہے نظر آج

بن جائے گی ایک ایک قلم باغِ ثمردار
کاٹی گئی بے دردی سے جو شاخِ شجر آج

کل قصر محمدؐ کی چمک دیدنی ہوگی
بنیاد میں ہم دیں گے اگر لعل و گہر آج

وہ زندہ ہے فرمان ہے یہ زندہ خدا کا
مردہ نہ کہو وہ تو ہوا مر کے امر آج

رنگ لائے گی مظلوموں کی فریاد یقیناً
راضی برضا رہنے کا سیکھا ہے ہنر آج

(امۃ الباری ناصر)

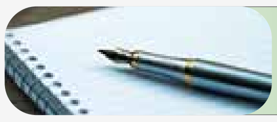

اداریہ

دل بطور کھیتی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک بیعت لینے کے بعد قادیان آ کر رہنے سے فصل پکنے اور بارآور ہونے کی امید کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"خدا تعالیٰ نے قلب کا نام بھی زمین رکھا ہے۔ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِہَا (الحدید:18) زمیندار کو کس قدر تردّد کرنا پڑتا ہے۔ بیل خریدتا ہے۔ ہل چلاتا ہے۔ تخم ریزی کرتا ہے۔ آبپاشی کرتا ہے۔ غرضیکہ بہت بڑی محنت کرتا ہے اور جب تک خود دخل نہ دے کچھ بھی نہیں بنتا۔ لکھا ہے کہ ایک شخص نے پتھر پر لکھا دیکھا۔ ''زرع زر ہی زر ہے''۔ کھیتی تو کرنے لگا، مگر نوکروں کے سُپرد کر دی۔ لیکن جب حساب لیا۔ کچھ وصول ہونا تو درکنار کچھ واجب الادا ہی نکلا۔ پھر اُس کو اس موقعہ پر شک پیدا ہوا تو کسی دانشمند نے سمجھایا کہ نصیحت تو سچی ہے، لیکن تمہاری بے وقوفی ہے۔ خود مہتمم بنو، تب فائدہ ہوگا۔ ٹھیک اسی طرح پر ارضِ دل کی خاصیت ہے جو اُس کو بے عزّتی کی نگاہ سے دیکھتا ہے اس کو خدا تعالیٰ کا فضل اور برکت نہیں ملتی۔ یاد رکھو، میں جو اصلاحِ خلق کے واسطے کے لئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے، لیکن میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ وہ جو سرسری طور پر بیعت کر کے چلا جاتا ہے اور پھر اُس کا پتہ بھی نہیں ملتا کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے۔ اُس کے لئے کچھ نہیں ہے وہ جیسا تہی دست آیا تھا۔ جیسا تہی دست جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 351)

مادی اور روحانی زمین (کھیتی) کی کیا عمدہ اور احسن مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے اور ساتھ سمجھایا بھی ہے کہ جس طرح زمیندار یا باغبان پھل حاصل کرنے کے لئے محنت کرتا ہے اسی طرح ایک مومن کو روحانی فصل اور پھل کی کاشت کے لئے دل کی زمین پر محنت کرنا ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درج بالا ارشاد کو آج کی زراعت کے تناظر میں دیکھیں تو کسان اول تو نہری زمین کی تلاش کرتا ہے اگر نہری نہ ہو تو فصل کو پانی دینے کے لئے مناسب منصوبہ بندی کرتا ہے۔ آج کل مختلف قسموں کے بیج مارکیٹ میں دستیاب ہوتے ہیں۔ ان میں سے اچھی جھاڑ والے بیج کا وہ انتخاب کرتا ہے۔ بیج لگانے سے قبل زمین کو ہل کے ذریعہ نرم کرتا ہے۔ زائد جڑی بوٹیاں تلف کرتا ہے۔ پھر اچھے جھاڑ اور کیڑے مکوڑے مارنے کے لئے مختلف کھادوں اور ادویات کا انتخاب کرتا ہے۔ پھر جب فصل تیار ہوجاتی ہے تو دیکھنے والے کو بھی بھلی لگتی ہے اور کسان فصل کو کاٹ کر فوری طور پر بارش، آندھی اور ہواؤں سے محفوظ کرنے کے لئے اسٹور کرتا ہے۔

یہ تو فصل کی بات ہوئی۔ باغبان، مختلف پھلوں کے پودوں کے چناؤ کے لئے اپنے دوستوں سے مشورہ کرتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض باغبان بغیر Seed والے پھلوں کے پودوں کے حصول کے لئے دور و نزدیک کی نرسریوں کے چکر لگاتے ہیں۔ ان پودوں کو اپنی زمین پر لگانے کے لئے تیاری کرتا ہے۔ زمین تیار کی جاتی ہے۔ مناسب پانی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ تاپھل جوسی ہو حتیٰ کہ کسان یا باغبان اس دوران آسمان سے بارش کی صورت میں بھی پانی کا طلب گار ہوتا ہے۔ پھر جب پودے پھل دینے لگ جاتے ہیں تو پھلوں کو احتیاط کے ساتھ اُتار کر محفوظ کیا جاتا ہے۔ مارکیٹ میں پھل بھجوانے سے قبل اس کو پانی سے دھویا جاتا ہے یا کپڑے سے صاف کیا جاتا ہے بلکہ بعض باغبان تو ہلکے سے سرسوں کے تیل سے پھل کو چمکاتے بھی ہیں تا گاہکوں کی آنکھوں کو بھلا محسوس ہو اور زیادہ دام دے۔

ان فصلوں اور پھلوں کی تیاری اور مارکیٹ میں آنے کے بعد ایک اہم اور ضروری سبق جو ہمیں ملتا ہے وہ یہ ہے کہ ان سے عوام الناس مستفیض ہوتے ہیں۔ ایک صوفی جان جاناں ایک لڈو کو بڑے مزے لے لے کر کھا رہے تھے۔ ایک Bite لے کر آہستہ آہستہ چباتے۔ مزے لیتے۔ خدا کا شکر ادا کرتے اور کہتے کہ کسی کسان نے اپنی زمین پر ہل چلایا ہوگا۔ بیج بویا ہوگا، پانی دیا ہوگا، کھاد دی ہوگی، لوگوں کے ساتھ مل کر کٹائی کروائی ہوگی، وہ گنا شوگر مل میں لے گیا ہوگا۔ جہاں مختلف لوگوں کی مدد سے چینی بنی ہوگی۔ جو مارکیٹ میں آئی۔ جہاں سے حلوائی نے خریدی۔ گھر لایا اور دوسری اجناس کے ساتھ جن کی تیاری پر بھی وہ تمام Process گزرا ہوگا جو اوپر چینی کی تیاری میں بیان ہوا۔ پھر اِسے بھٹی پر چڑھایا۔ جس میں لکڑیاں استعمال ہوئیں۔ اور اس کی تیاری میں بھی بعض لوگوں نے اپنے آپ کو جان جوکھوں میں ڈالا ہوگا۔ پھر حلوائی کی محنت سے یہ لڈو تیار ہو کر بازار میں آیا۔ اس کے ایک ایک ذرّے میں جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ہم پر لازم ہے اس نے اتنے بندوں کو اس ایک ذرہ کی تیاری کے لئے بنایا وہاں ان تمام بندوں کا بھی انسان کو شکر گزار ہونا چاہئے۔ اس لئے میں اسے ذرّہ ذرّہ کھا کر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔

آئیں دیکھتے ہیں کہ ''دل کی زمین'' پر کون کون سے روحانی پھل اور فصلیں اُگائی جاسکتی ہیں اور اس کے لئے کون کون سے بیج اور کس پانی کی ضرورت ہے اور کس طرح Caltivation کرنی ہے۔

دل کی زمین سے عمدہ جوس اور ذائقہ دار پھل اور دیگر فصلیں لینے کے لئے اسی Process سے گزرنا پڑتا ہے جس کا ذکر اوپر مادی پھل اور فصل کے حصول میں ذکر ہوچکا ہے۔ انسان کو ہروقت چاہئے کہ اپنے دل کو ہل چلانے کی طرح الٹاتا پلٹاتا رہے۔ خالق حقیقی کا خوف ہروقت دل میں رکھے جس سے خس وخاشاک اور دیگر جڑی بوٹیوں کی صورت میں جو بدیاں اور بُرائیاں ہیں وہ تلف ہوتی رہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کی دی ہوئی کتاب قرآن مجید، آنحضور ﷺ کی سنت و احادیث سے اور آج کے دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات و ہدایات کے روحانی پانی سے اپنے دل کی زمین کو سیراب کرتا رہے۔ جب زمین نرم ہوجائے تو تقویٰ کا بیج بوئے جس کے ساتھ قرآن وحدیث میں بیان اخلاق حسنہ کے بیج بھی بوئے نیز اپنے ماحول میں جو نیک اور صالح لوگ بس رہے ہیں ان کو بھی باریکی سے پڑھے اور ان میں پائی جانے والی نیکیوں اور اپنے اللہ سے ملاپ کی اداؤں کو بطور کھاد کے دل کی زمین پر اُگنے والی فصل اور پودوں کو دے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ جو آسمانی روحانی پانی روزانہ نازل ہوتا ہے۔ اس سے دل کی زمین کو سیراب کرے، رات تہجد کی دُعاؤں کے پانی کو بھی استعمال کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح سے مشورے حاصل کرے جو ہر جمعہ کے روز خطبہ میں ہمیں ملتے رہتے ہیں جس طرح کسان تمام محنت کرنے کے بعد پھل کے حصول کے لئے خدا پر بھروسہ کرتا اور دعائیں کرتا ہے اسی طرح دل کی زمین کو سرسبز و شاداب کر کے اپنی ڈوری خدا پر چھوڑ دے۔ اس پر توکل کرے اور انجام کا انتظار کرے۔

ایک مومن کو دل کی کھیتی میں جو روحانی فصل بونی چاہئے اور روحانی پھل لگانے چاہئے ان کی فہرست یہاں دی جارہی ہے۔ توکل علی اللہ، محبت الٰہی، حب رسول، ذکر الٰہی، شکر الٰہی، تقویٰ و طہارت، رجاء وامید الٰہی، توبہ و استغفار، عبادات، نماز، زکوٰۃ، انفاق فی سبیل اللہ، روزہ، نوافل، تلاوت قرآن، امر بالمعروف و نہی عن منکر، ماں باپ کی خدمت، صلہ رحمی، عزیز و اقارب کے حقوق و فرائض، حسنِ معاشرت، سچائی، پڑوسی کے حقوق، تیمارداری، عیادت وتعزیت، اطاعت، امانت ودیانت، وفائے عہد، احترام آدمیت، یتامیٰ اور کمزوروں سے حسنِ سلوک، قناعت، حلم و بردباری، برداشت (جس طرح فصل سردی کی شدت اور گرمی کی حدت برداشت کرتی ہے) اور بہت سے اخلاق حسنہ۔

جہاں تک ان جڑی بوٹیوں کو تلف کرنا ہے جو بدیوں، بُرائیوں کی صورت میں دل کی زمین پر جگہ پالیتی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ تکبر و غرور، ایذارسانی، حق تلفی، حسد، بغض وکینہ، قطع تعلق، جھوٹ، بدزبانی، گالی گلوچ، بدنظری، تجسّس، عیب جوئی، غیبت، چغلی، خیانت، بے ادبی وغیرہ اور بہت سے اخلاق سیئہ عام مادی فصل سے کھیت اور پھلوں سے باغ بچ جاتے ہیں خوبصورت لگتے ہیں، دوسروں کو بھلے لگتے ہیں اسی طرح ایک مومن کے دل کی کھیتی میں فصل اور پھل، اس کے اعمال سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک مومن کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، لوگوں سے وہار وغیرہ ارد گرد شہریوں کو اچھے لگنے چاہئے۔ بھلے محسوس ہوں اور اس کی اعمال کی شیرینی سے دوسرے مومن بھی استفادہ اُٹھائیں۔ مومن کو دیکھ کر دوسرے مومن کے اندر روحانی گرمائش پیدا ہوا اور یہ روحانی آگ ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے اور علیٰ ہذا القیاس تمام مومنوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔

☆...☆...☆

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جا سکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط ہفتم)

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

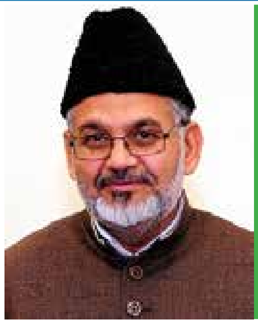

یو ایس ایشیا نیوز نے 9 مارچ 1996ء کی اشاعت میں نصف صفحہ پر ہماری عید الفطر کی خبر دی۔ خبر قریباً اوپر درج شدہ کے مطابق ہی ہے۔ خبر کے ساتھ تصویر بھی دی ہے جس میں خاکسار عید کا خطبہ دے رہا ہے اور سامعین بھی نظر آ رہے ہیں۔

انڈیا ہیرلڈ نے 15 مارچ 1996ء کی اشاعت میں نصف صفحہ کی خبر عید الفطر کی دی ہے۔ خبر کا متن قریباً اوپر والا ہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی تصویر بھی دی ہے جس میں ہم عید پڑھ رہے ہیں۔

انڈو امریکن نیوز نے بھی اپنی اشاعت میں 20 فروری کو ہماری عید الفطر کے منانے کی خبر مع تصویر کے شائع کی ہے۔ تصویر میں ہم نماز عید ادا کر رہے ہیں۔ تصویر کے نیچے لکھا ہے ''احمدی مسلم نماز پڑھتے ہوئے'' خبر کا متن قریباً وہی ہے جو اوپر لکھا جا چکا ہے۔

دی مارننگ نیوز۔ آرکنساس نے 20 مارچ 1996ء صفحہ 8A پر خاکسار کی تصویر کے ساتھ نصف صفحہ کی خبر شائع کی ہے۔ تصویر میں خاکسار نے ہاتھ میں قرآن مجید پکڑا ہوا ہے جبکہ بیک گراؤنڈ میں خانہ کعبہ کی بہت بڑی تصویر ہے۔ خبر کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ باسکٹ بال کے ایک بہت مشہور کھلاڑی جو مسلمان تھے انہوں نے امریکہ کے قومی ترانہ سنائے جانے کے وقت کھڑے ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ اس پر بہت بڑا شور برپا ہوا۔ یہ چونکہ مسلمان تھے اس لئے لوگوں نے خیال کیا اور ان کے بیانات کی وجہ سے بھی کہ اسلام قومی ترانہ کا ادب نہیں سکھاتا اس پر خاکسار نے انٹرویو دیا اور اس مذکورہ بالا اخبار نے شائع کیا۔ خاکسار نے بتایا کہ اسلام تو ہر ایک کی عزت و احترام سکھاتا ہے۔ قومی ترانہ کے وقت کھڑے ہونا عبادت نہیں ہے بلکہ احترام ہے۔ اسلام کی تعلیم تو احترام اور عزت سکھاتی ہے اس لئے لوگوں کو غلط فہمی نہ ہو کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے جو مسلمان کھلاڑی مسٹر رؤف نے کیا ہے۔ جس پر باسکٹ بال کی لیگ نے ان کی رکنیت ختم کر دی۔ بعد میں جب مسٹر رؤف نے دوسرے مسلمانوں سے مشورہ کیا اور پھر اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ شمشاد نے یہ بھی کہا کہ اسلام تو ہر ملک کے شہری کو یہ بات سکھاتا ہے کہ وہ ملک کے قوانین کی پابندی اور احترام اور اطاعت کرے۔

مکرم حمید نسیم جو کہ آرکنساس یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ (یاد رہے کہ مکرم حمید نسیم بھی احمدی ہیں) حمید نسیم نے بتایا کہ ملک سے محبت کرنا بھی ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ شمشاد کے وزٹ (اس علاقہ میں) کا مقصد یہ ہے تا اسلام کی تعلیمات کو پھیلایا جائے اور خصوصیت کے ساتھ کہ اسلام محبت، امن اور ایک دوسرے کو سمجھنے کا مذہب ہے۔ ''ہم چاہتے ہیں کہ لوگ خدا تعالیٰ کے نزدیک آجائیں۔'' شمشاد نے بتایا۔

شمشاد نے یہ بھی کہا کہ ہم چاہتے ہیں معاشرہ میں اخلاق اور روحانی تبدیلی لائیں۔ قرآن کریم کے اب تک 60 سے زائد زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔

شمشاد نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان میں ایک آئینی ترمیم کی وجہ سے احمدیوں پر مختلف قسم کے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں کیونکہ قانونی طور پر انہیں اپنے آپ کو مسلمان کہلانے اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے سے روکا گیا ہے اگر وہ کریں گے تو سیدھا جیل جائیں گے۔ شمشاد نے تفصیلات بیان کیں کہ اس وقت تک ہمارے بہت سے لوگوں کو جیل میں بند کر دیا گیا ہے اور 23 لوگوں کو قتل کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ احمدیوں کے بہت سے گھر جلا دیئے گئے۔ مساجد کو سیل کر دیا گیا ہے اور احمدیوں کے خلاف بہت سے جھوٹے مقدمات بنائے گئے ہیں۔ شمشاد نے بتایا کہ خود ان کے والد سید شوکت علی کو بھی ایک اسی قسم کے جھوٹے مقدمہ کی بناء پر 2 ہفتے تک جیل میں رہنا پڑا ہے۔ ''ہمیں کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں صرف خدا کی مدد چاہئے ہم چاہتے ہیں کہ احترام کیا جائے۔'' شمشاد نے کہا۔

East Sun 1960 نے 13 مارچ 1996ء صفحہ 2B پر ہماری عید الفطر کی خبر دی ہے۔ عید الفطر کی تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔ وہی متن ہے۔

وائس آف ایشیا نے 6 مئی 1996ء کی اشاعت میں ہماری عید الاضحیہ کی خبر دی ہے۔ خبر میں خاکسار کے حوالہ سے حج کی فلاسفی، یہ اسلام کا رکن ہے اور دیگر امور بیان کئے گئے ہیں۔ جس میں نماز عید اور دعا کے بعد خاکسار ایک بچے عزیزم سعد خان کی آمین کرا رہا ہے۔ خبر میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس موقعہ پر قرآن کریم کی مختلف زبانوں میں تراجم کی نمائش بھی لگائی گئی تھی۔ 250 سے زائد لوگ شامل ہوئے۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 18 مئی 1996ء کی اشاعت میں صفحہ 2E پر ہمارے خدام اور لجنہ کے ریجنل اجتماع کے بارے میں خبر شائع کی ہے جو کہ 25 اور 26 مئی کو ریجنل ہیڈ کوارٹر ہیوسٹن میں ہونا ہے۔ جس میں لوزیانا، آرکنساس، اُوکلوہوما سے قریباً 300 افراد شامل ہوں گے۔ اس موقعہ پر کھیلوں کے علاوہ علمی مقابلہ جات بھی ہوں گے۔

نارتھ ویسٹ آرکنساس ٹائمز (آرکنساس) نے 23 مارچ 1996ء کی اشاعت صفحہ 9 A پر اس عنوان کے ساتھ خبر دی ہے۔

Muslim Missionary spreads beliefs.

''مسلمان مبلغ اپنے عقائد کو پھیلا رہا ہے۔''

یہ خبر ٹائمز کے نیوز رپورٹر Rusty Garret نے دی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ آج کی تاریخ احمدی مسلمانوں کے لئے بڑی مقدس ہے۔ کیونکہ 107 سال پہلے بانی جماعت احمدیہ نے 23 مارچ 1889ء کو بیعت لی تھی۔ اس وقت سے اب تک یہ 150 سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے۔ سید شمشاد احمد ناصر جو جماعت احمدیہ کے ساؤتھ ریجن کے مبلغ ہیں اس ہفتہ ہمارے شہر میں تھے۔ جو یہاں اپنا جماعت احمدیہ کا پیغام لے کر آئے تھے۔ اس موقعہ پر انہوں نے پیار اور محبت کی اسلامی تعلیمات کو بیان کیا۔ یہ مبلغ ہیوسٹن میں ہوتے ہیں اور ان کے تحت ٹیکساس، لوزیانا، اوکلوہوما اور آرکنساس کی سٹیٹس ہیں یہ اپنے عقائد بیان کرنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کو بھی دور کرتے ہیں۔

شمشاد نے حال ہی میں اپنے ایک بیان میں اس غلط بات کی تردید کی ہے جس میں باسکٹ بال کے کھلاڑی مسٹر رؤف نے قومی ترانہ کے احترام میں کھڑے ہونے سے انکار کیا تھا۔ ناصر شمشاد نے کہا کہ اسلام تو حقیقت میں احترام سکھاتا ہے اور اسلام کی یہ بھی تعلیم ہے کہ اس کے ماننے والے ہر جگہ وہاں کے قانون کا احترام بھی کریں اور اطاعت بھی۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارے عقائد میں سے ایک یہ بھی ہے جو لوگ حضرت عیسیٰ کا دو ہزار سال سے انتظار کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس وقت عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ آسمان پر ہیں اور آخری زمانے میں تشریف لائیں گے، اس کے برعکس جماعت احمدیہ کا عقیدہ اس طرح نہیں ہے جس طرح سمجھا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی صفات لے کر اللہ تعالیٰ امت محمدیہ میں ایک شخص کو اس نام کے ساتھ بھیجے گا چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی وہی مسیح موعود اور زمانے کے امام ہیں۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے اس سلسلہ میں ایک پمفلٹ بھی تقسیم کیا گیا ہے جس کا عنوان ہے ''The Promised Messiah has come'' یعنی مسیح موعود آچکے ہیں۔ اس میں یہ تمام تفاصیل موجود ہیں۔ اس میں سے ایک بات یہ ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ کے وقت میں یہود نے ان کو پہچاننے سے انکار کر دیا اسی طرح اس زمانے میں بانی جماعت احمدیہ کے ساتھ ہوا ہے۔

شمشاد ناصر نے یہ بھی بتایا کہ عیسائی اور یہودی مذہب میں جن انبیاء کا ذکر ہے مسلمان ان سب کو خدا کا برگزیدہ مانتے ہیں۔ ایک وقت آئے گا کہ سب لوگ امۃ واحدہ بن کر مسلمان ہو جائیں گے۔ بعض متشدد قسم کے مسلمان مذہب کی غلط تشریح کر کے دوسروں کو بھکا رہے ہیں۔ شمشاد کے خیال میں جہاد کا اس وقت مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کیا جائے۔ اس وقت جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مساجد، ہسپتال اور سوشل ویلفیئر کی خدمات، نوع انسان کے لئے بجا لا رہی ہے۔ ایک پمفلٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے لوگوں کی روحانی اور اخلاقی قدروں کو بڑھانے کے لئے کام کر رہی ہے۔ یہ انٹرویو اور خبر نصف سے زائد صفحہ کی ہے۔ جس میں خاکسار کی ایک تصویر بھی

شامل ہے۔ اور خاکسار نے ہاتھ میں قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ پکڑے ہوئے ہے۔

ہیوسٹن کرانیکل نے 3 اپریل 1996ء صفحہ 10 کی اشاعت میں احمدی مسلم یوتھ (اطفال الاحمدیہ) کے ایک تربیتی کیمپ کا ذکر کر کے خبر دی ہے کہ 7 سے 15 سال تک کا تربیتی کیمپ ہوا جس میں 45 بچوں نے شرکت کی۔ اخبار نے لکھا کہ اس کیمپ کا مقصد علاقہ کے ریجنل مبلغ سید شمشاد احمد ناصر نے یہ بتایا کہ انہیں تربیت دیں اور سوسائٹی کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی صحیح رنگ میں عبادت کر سکیں۔ بچوں کو اس کلاس میں قرآن بھی عربی زبان میں سکھایا گیا۔ نماز اور دعائیں بھی سکھائی گئیں۔

بچوں اور بچیوں کے نام بھی اخبار نے دیئے ہیں جنہوں نے قرآن پڑھا۔ دعائیں یاد کیں اور انعامات حاصل کئے۔

دی ہیوسٹن پیج نے مارچ 1996ء کی اشاعت میں صفحہ 17 میں ہماری عیدالفطر منانے کی مع تصویر خبر شائع کی ہے۔

قبل ازیں اقساط میں 1988ء سے 1996ء قریباً 8 سال تک کی پریس سے رابطہ اور خبروں کی قدرے تفصیل آچکی ہے۔

ایک بات جو نہیں آسکی وہ یہ کہ ڈیٹن، ڈیٹرائیٹ اور ہیوسٹن کے علاقہ میں خاص طور پر جہاں اخبارات میں خبریں آئیں وہاں پر TV کے قریباً سبھی چینلز جن میں چینل نمبر 2، نمبر 5، نمبر 7 اور 22 اور 27 خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ ان چینلز پر ہمارے رمضان، عیدالفطر، عیدالاضحیہ، ریجنل اجتماعات کے علاوہ گلف میں جنگ پر ہماری پریس کانفرنسز اور جلسہ کی خبریں بھی آئیں۔ ہیوسٹن میں قیام کے دوران تو ایک چینل نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے جلسہ کا خطاب کا حصہ خود لے کر اپنی خبروں میں دیا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہماری حقیر کوشش کو برکت بخشی۔ اور ہر لحاظ سے اس وقت پیغام حق پہنچانے کی ان ذرائع کے ذریعہ سے توفیق ملی جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مہیا فرمائے تھے۔ اس وقت خاکسار اس قسط میں دو تین امور بیان کرے گا۔ ایک تو یہ کہ جب ان اخبارات کے تراشے اور رپورٹس حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت اقدس میں پیش ہوتی تھیں اس پر حضور انورؒ کے ریمارکس، ہدایات اور اسی طرح وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے اور وکیل اعلیٰ صاحب کی طرف سے ریمارکس آتے تھے وہ لکھنے کی کوشش کروں گا۔

دوسرے یہ کہ اخبارات میں خبر شائع کرنے یا کرانے کے لئے کس قدر محنت درکار ہوتی ہے یا ہمیں کرنی چاہئے اس کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ تیسرے یہ کہ بعض اوقات خبر شائع ہو جاتی ہے اور بعض اوقات نہیں، لیکن خبر شائع نہ ہونے پر بھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارا کام کوشش اور دعا ہے اللہ تعالیٰ کوشش کو ضرور پھل لگاتا ہے۔

ایک اور بات اس رپورٹ میں یہ لکھنے لگا ہوں کہ بعض اوقات جو خبر شائع ہوتی ہے اس کا پس منظر معلوم نہیں ہوتا لیکن خاکسار ہر امر کی تفصیل حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اپنی ماہانہ رپورٹس میں لکھ دیتا تھا اس لئے میں وہ حصہ بھی اپنی رپورٹس سے لکھتا ہوں تا معلوم ہو کہ آپ نے جو پڑھا ہے اس کا کیا پس منظر ہے۔ اور اس کے لئے کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک قسم کی گائڈ لائن بھی ہو سکتی ہے جس سے میدان عمل میں فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

اس وقت اگرچہ حالات بدل چکے ہیں۔ زمانہ ترقی کی رفتار بڑی تیزی سے چل رہا ہے۔ ایک خبر، ایک بات آناً فاناً سیکنڈوں میں کہیں سے کہیں چلی جاتی ہے۔ ہمیں ان سب ذرائع سے فائدہ حاصل کرنا چاہئے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ پرنٹ میڈیا سے غافل نہ ہوں۔ ابھی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو اخبار پڑھنا پسند کرتی ہے۔ اور ریٹائرڈ لوگوں کو تو پڑھنے کا کافی وقت مل جاتا ہے اور وہ پسند بھی کرتے ہیں کہ ان کے ہاتھ میں کچھ چیز ہو جسے پڑھا جائے۔

میں نے قریباً ہر جگہ یہ دیکھا ہے کہ جب صبح کی نماز پڑھ کر مسجد سے گھر آتا ہوں تو بہت سارے لوگ اپنے گھروں سے نکل کر اپنے گھر کے سامنے سے اخبارات اٹھاتے ہیں۔ یا میل بکس سے اخبار اٹھاتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ اس لئے یہ میں اپنے تجربہ کی بناء پر بات کر رہا ہوں کہ پریس اور پرنٹ میڈیا سے جس حد تک ممکن ہو فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے اور ہم سب سلطان القلم کے سپاہی اور خلیفہ وقت کے سلطان نصیر بنیں۔ آمین

جیسا کہ میں نے شروع میں لکھا تھا کہ ڈیٹن میں جب پریس اور میڈیا سے رابطہ کیا گیا تو اس کے بعد میرے فولڈر میں سب سے پہلا اخبار کا تراشہ جنرل ضیاء کے بارے میں ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اسے مباہلہ کا چیلنج دیا تھا۔ اس کے کیسٹ سنانے کا ایک مختصراً اعلان ڈیٹن کے سب سے بڑے اخبار میں ہے۔ اس لئے میں اپنی رپورٹس کے حصہ جات جو پریس سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنی رپورٹس میں ذکر کئے گئے ہیں ان میں سے کچھ لکھتا ہوں۔

خاکسار نے جولائی 1988ء کی جو رپورٹ حضورؒ کی خدمت میں بھجوائی تھی اس میں سے دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

ایک تو یہ کہ رپورٹ میں اس عنوان سے ”حضور کا دعوت مباہلہ اور پاکستان میں احمدیوں پر مظالم“ یہاں کے اخبارات میں ڈیلی ڈیٹن نیوز اور نیو ڈیفنڈر میں خبر بھجوائی گئی۔

دوسری بات جو میرے لئے بہت اہم ہے اور اس رپورٹ میں درج ہے اور وہ یہ ہے:

عیدالاضحیہ کا پروگرام اور تبلیغ کے عنوان سے خاکسار نے لکھا ہے کہ یہ عیدالبقر 23 جولائی 1988ء بروز ہفتہ منائی گئی۔ خاکسار نے خطبہ عید میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ایک خطبہ عیدالاضحیہ پڑھ کر سنایا۔ عید کا پروگرام یہ بنایا گیا تھا کہ مسجد کے ہمسایوں کو کھانے پر بلایا جائے اور تبلیغ کی جائے۔ چنانچہ خاکسار نے عید سے 3۔4 روز قبل ہمسایوں کے گھر گھر جا کر انہیں عید میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ چنانچہ 40 مرد و زن اور بچے (ہمسائے) عید میں بھی شامل ہوئے۔ بعض نے تو عید کی نماز میں بھی شرکت کی۔ اس موقع پر ایک بک سٹال بھی لگایا گیا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مجلس عرفان کی ایک کیسٹ جو ستمبر 1984ء کی تھی جس میں ”اسلام میں عورت کا مقام اور بچوں کی تربیت کے بارہ میں تھی سب کو سنائی گئی۔ خاکسار نے کہا کہ ہمارے امام نے لندن سے یہ پیغام بھجوایا ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ بہت پیار اور محبت کی جائے۔ اس پر سننے والوں کے چہروں پر نہ صرف خوشی کا اظہار تھا بلکہ ان کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔ خاکسار نے ان کے اس ردعمل سے محسوس کیا کہ وہ اس بات پر حیران تھے کہ ہمارے لئے محبت اور پیار کرنے کے لئے کوئی شخص ہے جو اپنی جماعت کو یہ تعلیم دے رہا ہے۔“

اگست 1988ء کی رپورٹ میں خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں لکھا کہ اس ماہ دو جنرل میٹنگز جماعت کی بلائی گئیں۔ دوسری میٹنگ میں جماعت کے سب چھوٹوں بڑوں کو خصوصیت کے ساتھ مدعو کیا گیا تھا۔ جس میں ”ضیاء کی عبرت ناک موت“ کے بارے میں بتایا گیا۔ مکرم برادر مظفر احمد ظفر صاحب نے 45 منٹ تک تقریر کی اور پھر خاکسار نے آخر میں مباہلہ کا پس منظر، کن وجوہات کی بناء پر مباہلہ دیا گیا اور پھر اسلم قریشی کی برآمدگی (بازیابی) اور ضیاء کی موت کا تازہ اور اعجازی نشان کے بارہ میں بیان کیا گیا۔

مباہلہ کی انگریزی کی کاپیاں فوٹو سٹیٹ کر کے لوگوں کو دی گئیں اور مزید فوٹو کاپیاں کروائی جا رہی ہیں۔

اس جنرل میٹنگ کا اعلان بھی اخبار میں شائع کرایا گیا۔

خاکسار نے مزید لکھا:

سیدی! 9 جولائی 1988ء کے اخبار میں ہم نے جو اعلان کرایا تھا اس میں صدر ضیاء کا نام شائع کرایا تھا کہ اسے مباہلہ کا چیلنج دیا گیا ہے۔

فرعون کی عبرت ناک موت پر پریس کانفرنس کے عنوان سے خاکسار نے حضورؒ کی خدمت میں اپنی رپورٹ ماہ اگست 1988ء میں لکھا:

سیدی! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں ڈیٹن میں ایک پریس کانفرنس بلائی گئی۔ جس میں اخبار اور ٹی وی کے نمائندے اور ریڈیو کے نمائندے آئے۔ 35 منٹ تک انٹرویو ہوا۔ مکرم برادر مظفر صاحب نے ایک پریس ریلیز تیار کیا تھا وہ پڑھ کر سنایا پھر خاکسار نے مباہلہ کے بارہ میں اور تازہ نشان جو ظہور پذیر ہوا تھا (یعنی ضیاء کی عبرت ناک موت) اس کے بارہ میں بیان کیا اور سوالوں کے جواب دیئے۔ اس کی خبر اخبار ڈیلی ڈیٹن نے دی ہے۔

پریس کے نمائندگان کو پریس ریلیز کے ساتھ اس صدارتی آرڈیننس کی کاپیاں بھی دی گئیں جس نے احمدیوں کو بنیادی حقوق سے محروم کیا۔ ساتھ ہی مباہلہ کی انگریزی کاپیاں بھی دی گئیں۔

مباہلہ کے بارہ میں پٹس برگ میں پریس کانفرنس۔ اس وقت پٹس برگ کی جماعت بھی خاکسار کے ریجن میں تھی۔ چنانچہ یہاں پر بھی صدر جماعت مکرم برادر جمیل الرحمٰن صاحب مرحوم کو خاکسار نے فون کر کے بتایا کہ وہ یہاں پر جمعہ کے دن ایک پریس کانفرنس بلائیں۔ چنانچہ پریس کے نمائندگان آئے۔ جن میں TV، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے تھے۔ خاکسار نے 35 منٹ تک

مباہلہ کے بارہ میں اور جنرل ضیاء کی ہلاکت کے بارہ میں تفصیل سے بتایا اور ان کے سوالوں کے جواب دیئے۔ اخبار نے 14 ستمبر 1988ء کی اشاعت میں خبر لگائی۔

اکتوبر 1988ء کی رپورٹ میں خاکسار نے حضورؒ کی خدمت میں لکھا:

’’اس وقت تک 5 مرتبہ یہاں کے ایک لوکل اخبار ڈیٹن ڈیفنڈر میں ہمارا یہ اشتہار ’’مسیح موعود آچکے ہیں‘‘ تصویر کے ساتھ شائع کرایا۔

’’TV اور پریس سے رابطہ‘‘ کے بارہ میں لکھا کہ ’’خاکسار نے مباہلہ اور فرعون ثانی کی موت کا پرچار کرنے کے لئے یہاں کے دو TV سٹیشنز پر خود جا کر رابطہ کیا۔ ان کے نیوز ڈائریکٹر صاحبان سے ملا اور مباہلہ کے بارہ میں وضاحت کی۔ نیز جو کچھ احمدیوں کے پاکستان میں حالات ہیں ان کی تفاصیل بیان کیں۔ نیز 6-7 اخبارات کے مختلف تراشے ایک پریس ریلیز، مباہلہ کی کاپیاں اور پاکستان میں جو احمدیت کے خلاف پروپیگنڈا ہو رہا ہے اس کی کاپیاں ڈائریکٹر صاحبان کو دی گئیں۔ انہوں نے کچھ سوالات بھی کئے……اس کے علاوہ یہاں کے کثیر الاشاعت اخبار ڈیٹن ڈیلی نیوز کے ساتھ رابطہ کیا اور انہیں بھی حالات بتائے۔ مگر انہوں نے دلچسپی کا اظہار نہیں کیا۔ البتہ ہمارے جلسہ سیرت النبی ﷺ کی خبر شائع کی۔

خاکسار نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ بعض اوقات ہم کوشش کرتے ہیں لیکن اخبارات پریس اور میڈیا اس میں دلچسپی نہیں لیتا۔ نہ لے، ہم نے اپنا کام کئے جانا ہے اور جب بار بار رابطہ کریں گے، بار بار ملاقات کریں گے، بار بار فون کریں گے تو ان کے دماغ اور ذہن میں ضرور آپ کے بارہ میں آئے گا۔ اور پھر ایک دن ان شاء اللہ آپ کی خبر شائع ہو جائے گی۔ ہمت نہیں ہارنی، بددل اور مایوس نہیں ہونا۔ اپنی پوری کوشش اور دعا ہو تو نتیجہ اللہ تعالیٰ نکالے گا۔

کلیولینڈ کے بارہ میں خاکسار نے اپنی رپورٹ اکتوبر 1988ء میں لکھا:

کلیولینڈ کے اخبارات سے بھی رابطے کی کوشش کی گئی۔ مگر انہوں نے کوئی دلچسپی نہیں لی۔ البتہ مکرم نسیم رحمت اللہ صاحب صدر جماعت کلیولینڈ نے ضیاء کے مرنے پر ایک خط وہاں کے اخبارات کو لکھا انہوں نے وہ خط بھی شائع نہیں کیا۔ خاکسار نے ان سے وہ خط لے لیا تھا چنانچہ نیو ڈیٹن ڈیفنڈر کے ایڈیٹر کے پاس خاکسار گیا اور انہیں وہ خط دیا جسے انہوں نے مضمون کی شکل دے کر شائع کرنے پر رضامندی کا اظہار کیا۔ چنانچہ یہ مضمون شائع ہوا۔

چنانچہ خاکسار کو مکرم محترم مبارک احمد صاحب ساقی مرحوم ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے 27 مارچ 1989ء بحوالہ T2047 اس مضمون کے بارہ میں یوں تحریر کیا:

مکرم سید شمشاد احمد ناصر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

’’آپ کی طرف سے ارسال کردہ The New Dayton Defender کا تراشہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہوا۔ جس میں جماعت کا تعارف شائع ہوا ہے اور ایک خط ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب کا بھی طبع ہوا ہے۔ حضور نے فرمایا: جزاک اللہ۔ اس بات کی خوشی ہے کہ جماعت کی مساعی اور لٹریچر کے بارہ میں پورے صفحہ پر مشتمل یہ مضمون اخبار نے لکھا ہے۔ الحمد للہ ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے۔‘‘

والسلام خاکسار

مبارک احمد ساقی

ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

ریڈیو پروگرام۔ اسی رپورٹ میں ریڈیو پروگرام کے عنوان سے خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں لکھا کہ:

’’مباہلہ کی اشاعت ریڈیو پر بھی کرنے کی کوشش کی گئی اور وہ اس طرح کہ مکرم برادر شکور صاحب کے ذریعہ ایک ریڈیو سٹیشن پر رابطہ ہوا۔ انہوں نے مباہلہ کے بارہ میں ان کو مواد بھجوایا اور مکرم برادر مظفر احمد ظفر صاحب کا انٹرویو رکھا۔ مکرم برادر مظفر صاحب نے اسلام کے بارے میں تعارف کرایا۔ ریڈیو پر انٹرویو لینے والے اناؤنسر نے کافی سوالات اسلام کے بارہ میں کئے۔ مگر مباہلہ کے بارہ میں سوال نہ کیا۔ اس پروگرام کی خصوصیت یہ تھی کہ دوران انٹرویو ہر شخص سوال پوچھ سکتا تھا چنانچہ خاکسار نے فوراً ہی فون پر مکرم برادر مظفر صاحب سے مباہلہ کے بارہ میں سوال کیا۔ یہ سوال ریڈیو پر بھی اسی وقت نشر ہو رہا تھا۔ چنانچہ مکرم برادر مظفر صاحب نے مباہلہ کی تفصیلات بتائیں۔ خاکسار نے پھر دوسرا سوال احمدیت کے بارے میں کیا اور پھر مکرم برادر مظفر صاحب نے احمدیت کا تعارف بھی کرایا۔ ہمارے احمدی بھائی مکرم عبدالشکور صاحب نے اخبار کے حوالہ سے پوچھا کہ احمدی سیرت النبی ﷺ کا جلسہ کر رہے ہیں اس بارہ میں معلومات دیں۔ چنانچہ مکرم مظفر صاحب نے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا پروگرام بھی ریڈیو پر بتایا اور اس طرح ریڈیو پر احمدیت، مباہلہ اور ہمارے جلسہ سیرت النبی ﷺ کا پروگرام بھی ہزاروں آدمیوں نے سنا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک‘‘

کولمبس اوہایو کے اخبار میں انٹرویو:

کوشش کی گئی تھی کہ کولمبس میں پریس کانفرنس ہو۔ پہلے تو وہاں کے اخبارات نے مثبت جواب دیا مگر جب وقت آیا تو انہوں نے جواب دے دیا کہ ہم فارغ نہیں ہیں۔ لیکن کولمبس ہی کے ایک کثیر الاشاعت اخبار کولمبس ڈسپیچ نے کہا کہ آپ ہمارے دفتر میں ہی آجائیں۔ چنانچہ خاکسار ان کے دفتر چلا گیا اور ایک گھنٹہ سے زائد کا انٹرویو دیا۔ خاکسار نے مباہلہ کے بارہ میں جس قدر میرے پاس مواد تھا پمفلٹ جماعت کے بارے میں تعارف وہ سب کچھ ان کو دیا۔ خیال تھا کہ یہ مباہلہ کے بارے میں ہماری خبر دیں گے۔ مگر مباہلہ کے بارہ میں کچھ شائع نہ کیا بلکہ کولمبس میں جماعت کے بارے میں (جو کہ نئی جماعت حال ہی میں بنی تھی) ہمارے عقائد اور پاکستان میں احمدیوں پر مظالم کے بارے میں انہوں نے مضمون شائع کر دیا۔ اور پھر خاکسار کے انٹرویو کے بعد کولمبس میں ہی مسلمانوں کے دوسرے گروہ سے مل کر بھی کچھ معلومات حاصل کیں۔ کولمبس میں مسلمانوں کے گروہ کے صدر مسٹر سہیل خان صاحب نے جو انہیں جواب دیا تھا اس سلسلہ میں خاکسار نے ایک صفحہ پر مشتمل خط لکھ کر کولمبس ڈسپیچ کے ایڈیٹر صاحب کو بھجوایا اور اخبار کی معرفت ہی مکرم سہیل صاحب کو بھی ایک کاپی مباہلہ کی بھجوا دی۔ اس سے قبل بھی انہیں مباہلہ کی کاپی بطور پوسٹ بھجوا دی گئی تھی۔ جو انہیں مل گئی تھی۔

یہاں کئی باتیں سوچنے والی ہیں۔ نمبر ایک ہمیں اپنا کام کرتے رہنا چاہئے اس بات کی قطعاً فکر نہیں کرنی چاہئے کہ ہماری خبر یا مضمون شائع نہیں ہوا۔ اپنا کام، کوشش ہے اور دعا ہے بس!

دوسرے خاکسار کو یہ احساس ہوا کہ ضیاء کی عبرت ناک موت جس کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بار بار ذکر کیا اور مباہلہ کی دعوت دی اس کی موت پر غالباً امریکہ کے تمام سیاسی حلقے، پریس اور میڈیا خاموش رہا ہے۔ یہ ان کی کوئی سیاسی چال معلوم ہوتی تھی۔

تیسرے یہ کہ اصل کام تو پیغام حق پہنچانے کا ہے وہ کسی صورت میں بھی ہوتے رہنا چاہئے اگر انہوں نے مباہلہ کی خبر تو شائع نہ کی لیکن جماعت کی خبر تو شائع ہوگئی۔

چوتھے یہاں کے اخبارات اور پریس کی ایک اور اچھی بات یہ ہے کہ وہ ہر دو کا نقطہ نگاہ معلوم کر کے عوام تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ صرف ایک طرف یا یکطرفہ کارروائی نہیں کرتے جس طرح پاکستان میں ہو رہا ہے۔ وہ صرف غیراز جماعت کی خبریں اور باتیں شائع کریں گے۔ جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ نہ پوچھتے ہیں نہ معلوم کرتے ہیں اور نہ ہی بیان کرتے ہیں۔ یہ صحافت کا فرق نمایاں ہے۔ مغرب کا اور پاکستانی صحافت کا۔ پاکستان میں احمدیوں پر ہر قسم کی پابندی ہے اور ہمارے مخالفوں کو ہر طرح آزادی ہے کہ وہ صرف اپنا نقطہ نظر ہمارے خلاف بیان کریں۔ ہمیں جواب دینے کا موقع نہیں دیتے اور یہی ان سب کی سب سے بڑی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ ان کے پاس ہمارے دلائل کا جواب نہیں ہے۔

خاکسار نے اپنی اکتوبر کی رپورٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں اس امر کا بھی اظہار کیا کہ عرصہ زیر رپورٹ میں مباہلہ کی 475 کاپیاں اور انگریزی زبان میں مباہلہ کی 30 کاپیاں بذریعہ پوسٹ لوگوں کو بھجوائی گئیں یہ کاپیاں ڈیٹن اور کولمبس کے گرد و نواح میں بھجوائی گئی تھیں۔

Marfressboro۔ مرفریس برو، ڈیٹن سے قریباً پونے چار سو (375) میل ہے۔ خاکسار نے اپنی فروری 1989ء کی رپورٹ میں لکھا: یہاں پر خاکسار دورہ پر گیا اور یہاں کے ایک بڑے اخبار The Daily News Jornal (دی ڈیلی نیوز جرنل) کے ایک رپورٹر سے مل کر وقت لیا۔ انہیں اپنی صد سالہ جوبلی (1889ء۔1989ء) کے بارہ میں تفصیلات بتائیں اور اس کے بعد ان کے ساتھ مسلسل رابطہ بھی رکھا گیا۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مربی جہاں متعین ہو وہاں پر تو موجودگی کی وجہ سے پریس اور میڈیا سے جب چاہے رابطہ کر کے وقت لے سکتا ہے۔ لیکن اسے اپنی دیگر جماعتوں (جو بھی ان کے

سپرد ہوں) یعنی ریجن کی جماعتوں میں بھی پریس اور میڈیا سے رابطہ رکھنے اور رابطہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بعض اوقات تو معلوم ہوتا ہے کہ اخبار کے ایڈیٹر کو اور نہ ہی کسی رپورٹر کو اسلام کے بارہ میں کچھ بھی معلومات ہیں وہ اسلام اور مسلمان کو اچھا نہیں سمجھتے۔ بلکہ پوچھتے ہیں کہ اسلام کیا ہے اور مسلمان کیا ہے دونوں میں کیا فرق ہے، وغیرہ۔

پھر جہاں آپ کسی ایڈیٹر سے ملتے ہیں یا رپورٹر سے ملتے ہیں اس کا نمبر ضرور لیں یا آجکل ای میل چلتی ہے۔ اسے بار بار یاد دہانی کرانی چاہئے تا اسے معلوم ہو کہ آپ اپنی خبر کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں گویا یہ خبر آپ کی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اگرچہ ایک دو دفعہ وہ انکار بھی کرے، نہ بھی شائع کرے۔ آخر ایک دن وہ ضرور خبر شائع کرے گا۔ اس کے لئے مستقل مزاجی ہمت اور یاد دہانی اور پھر دعا کرتے چلے جانا چاہئے۔ برکت اور کامیابی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

بدنام زمانہ سلمان رشدی کے بارہ میں انٹرویو۔ گزشتہ تحریر میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ گستاخ رسول سلمان رشدی نے جو کتاب لکھی اور اس پر جو تمام مسلمانوں میں غم و غصہ کی لہر دوڑی اس پر ڈیٹن کے سب سے بڑے اخبار ''ڈیٹن ڈیلی نیوز'' کے رپورٹر نے فون پر خاکسار کو سلمان رشدی کی کتاب کے بارہ میں انٹرویو کے لئے کہا۔ خاکسار نے جواب دیا کہ آپ میرے مشن ہاؤس تشریف لائیں اور تسلی کے ساتھ بیٹھ کر باتیں پوچھیں۔ چنانچہ وہ اگلے دن مشن ہاؤس آئے اپنے آنے سے پہلے انہوں نے اخبار کا فوٹو گرافر بھی بھجوایا جس نے احمدیہ مسجد (مسجد فضل) مشن ہاؤس، دفتر وغیرہ کی مختلف تصاویر لیں پھر وہ خود آئے اور ایک گھنٹہ 10 منٹ سے زائد کا انٹرویو لیا۔ چنانچہ 15 مارچ کے اخبار میں انہوں نے خاکسار کے انٹرویو کی فرنٹ پیج پر تصویر کے ساتھ خبر دی۔ خاکسار نے اس کا ذکر اپنی رپورٹ محررہ یکم مارچ تا 16 مارچ 1989ء میں کیا۔ اسی رپورٹ میں خاکسار نے مزید لکھا کہ ڈیٹن ہی میں اسی اخبار (ڈیٹن ڈیلی نیوز) کے دوسرے رپورٹر جس کے ساتھ خاکسار کا پہلے ہی سے رابطہ تھا اور انہیں صد سالہ جوبلی کے بارے میں پروگرام اور جماعت کے متعلق تعارف پر مبنی لٹریچر دیا ہوا تھا (یاد رہے کہ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر جماعت نے مختلف قسم کا لٹریچر معلومات کے لئے شائع کیا تھا) انہوں نے بھی فون کر کے انٹرویو لینا چاہا۔ خاکسار نے انہیں بھی مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی، انہوں نے کہا کہ میرے پاس اس وقت گاڑی نہیں ہے چنانچہ خاکسار انہیں خود جا کر اپنی گاڑی پر مشن ہاؤس لے آیا اور 1½ گھنٹہ انٹرویو ہوا۔ یہ اخبار دو لاکھ پچاس ہزار کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری صد سالہ جوبلی کے پروگراموں کی خبر بہت عمدہ طور پر اس اخبار نے شائع کی۔

ڈیٹن میں ہی ٹی وی اور ریڈیو سٹیشن سے رابطے کئے اور انہیں 23 اور 25 مارچ 1989ء کے پروگراموں میں شرکت کی دعوت دی۔

پٹس برگ میں 3 اخبارات کے دفاتر میں جا کر جوبلی کی خبریں اور معلومات دی گئیں۔

صد سالہ جشن تشکر کی رپورٹ۔ خاکسار نے 28 مارچ 1989ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت اقدس میں صد سالہ جشن تشکر جماعت احمدیہ ڈیٹن مڈ ویسٹ کی ریجنل رپورٹ بھجوائی۔ جس میں لکھا: 25 مارچ کو ڈیٹن میں ریجنل جلسہ ہوا جس میں ڈیٹرائٹ سے کثیر تعداد میں احمدی احباب خدا تعالیٰ کے فضل سے شامل ہوئے۔ اسی طرح کلیولینڈ، کولمبس اور ایتھنز سے بھی احباب نے شرکت کی۔ جلسہ کی حاضری 400 کے قریب حاضری رہی۔ 150 غیراز جماعت شامل ہوئے۔ علاقہ کے میئر نے بھی شرکت کی اور Proclamation بھی پڑھا اور تقریر کی۔ نیز انہوں نے جماعت کی خدمات کو بھی سراہا۔ سٹیٹ ڈسٹرکٹ کے نمائندہ نے بھی شرکت کی اور تقریر کی۔ جلسہ میں 3 تقاریر ہوئیں ایک ڈاکٹر محمد سوہنا صاحب آف گیمبیا نے جو ڈیٹرائیٹ سے تشریف لائے تھے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت و سوانح پر تقریر کی۔ مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں پر، برادر مظفر احمد صاحب صدر جماعت ہیوسٹن نے حضرت مسیح موعودؑ کے روحانی انقلاب پر، خاکسار نے جلسہ کی صدارت کی اور آخر میں ریمارکس دیئے۔

اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا پیغام ٹی وی پر موجود احباب کو دکھایا اور سنایا گیا۔

یہ پیغام ریڈیو اور ٹی وی اور پریس کو بھی بھجوایا گیا اس کے ساتھ پریس کٹ بھی بھجوائی گئی۔

صد سالہ جوبلی کے بارہ میں ڈیٹن کے سب سے بڑے اخبار (ڈیٹن ڈیلی نیوز) نے انٹرویو لیا تھا۔ اخبار نے اپنے سیکنڈ فرنٹ پیج پر خبر دی۔ الحمد للہ

اسی طرح مرفریس بروٹینیسی سٹیٹ کے اخبار The Daily News (دی ڈیلی نیوز جرنل) کو بھی جوبلی کے بارے میں میٹریل مہیا کیا گیا۔ اس نے بھی بڑی اچھی خبر دی۔

خاکسار نے لعین سلمان رشدی کا ذکر کیا تھا اس کی کتاب پر جو خاکسار کا انٹرویو ہوا تھا وہ 3 مرتبہ ڈیلی ڈیٹن نیوز میں شائع ہوا۔ فروری 1990ء کی رپورٹ میں خاکسار نے حضورؒ کی خدمت میں لکھا کہ:

''ڈیٹن ڈیلی نیوز کو ''احمدیوں پر مظالم کی داستان'' کے عنوان سے مرکز کی طرف سے ایک شائع شدہ کتاب مہیا کی اور سٹاف رائٹر سے رابطہ کر کے اس کی اشاعت کے بارہ میں کہا گیا۔''

ڈیٹن ڈیفنڈر اخبار کے ایڈیٹر کے ساتھ رابطہ کیا گیا کیونکہ ان کے سٹاف کے کچھ لوگ تبدیل ہو گئے تھے۔ ان کے دفتر جا کر 45 منٹ تک سب نئے سٹاف کے لوگوں سے گفتگو، تعارف اور تعاون کی اپیل کی گئی۔

ایک اور اخبار۔ زینیا گزٹ سے پہلی مرتبہ رابطہ کیا گیا۔ (خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ رابطہ مسلسل رہا اور اس اخبار نے ہماری خوب کوریج دی اور جو خبر اور پریس ریلیز انہیں بھجوایا گیا اسے شائع کیا اور انٹرویوز لئے۔ خصوصاً گلف کرائسس کے بارے میں جماعت احمدیہ کا نقطہ نظر اس نے شائع کیا۔ الحمد للہ)

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

☆...☆...☆

آج کی دعا

''اے میرے رب! میں نے تجھے چن لیا پس تو مجھے چن لے۔ اور میرے دل کی طرف نظر کر۔ اور میرے قریب آجا کہ تو بھیدوں کا جاننے والا ہے اور ہر اس چیز سے خوب باخبر ہے جو غیروں سے چھپائی جاتی ہے۔ اے میرے رب! اگر تو جانتا ہے کہ میرے دشمن سچے اور مخلص ہیں تو مجھے اس طرح ہلاک کر ڈال جیسے جھوٹے ہلاک کئے جاتے ہیں۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے ہوں اور تیری طرف سے بھیجا گیا ہوں تو تو میری مدد کر، تو میری مدد کے لئے کھڑا ہو کہ میں تیری مدد کا محتاج ہوں۔ اور میرا معاملہ ایسے دشمنوں کے سپرد نہ کر جو مجھ پر استہزا کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔ اور دشمنوں اور مکر کرنے والوں سے میری حفاظت فرما۔

(اعجاز المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 203)

یہ حضرت مسیح موعودؑ کی محبتِ الٰہی سے بھری ہوئی خدا تعالیٰ کے حضور دعاء مدد و نصرت ہے۔

پیارے امام سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز موجودہ حالات کے پیشِ نظر مسلسل جماعت کو دعاؤں اور اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کی تلقین فرما رہے ہیں۔ آپ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 7 اکتوبر 2011 میں دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

''اگر 100 فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔ انشاء اللہ۔''

آپ مزید فرماتے ہیں:

''ہم تو پہلے بھی ان تکلیفوں سے گزرتے رہے ہیں اب بھی انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ کی مدد سے گزر جائیں گے۔ لیکن اگر یہ (پاکستان کے مولوی اور حکومت) اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ان کی تباہی یقینی ہے۔ پس احمدی آج کل بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ مشکلات دور فرمائے۔ خاص طور پر پاکستان میں رہنے والے احمدی اور پاکستان سے آئے ہوئے باہر رہنے والے احمدی بھی اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق میں بڑھیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت جلد آئے۔ اور ان مشکلات سے وہاں کے رہنے والے احمدی چھٹکارا پا سکیں۔'' آمین

(خطبہ جمعہ 12 اکتوبر 2020)

(مرسلہ: قدسیہ محمود سردار)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

مرسلہ:خالد محمود شرما۔کینیڈا

سلامتی کے تحفے

یہ اس زمانے کی بات ہے جب ہم سندھ سے قافلوں کی شکل میں جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی غرض سے ٹرین کا سفر اختیار کرتے تھے۔خاکسار کی عمر آٹھ یا نو برس کی ہوگی۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا آخری جلسہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ربوہ میں دو جلسوں کی یاد ابھی تک دل میں تازہ اور ذہن میں نقش ہے۔روہڑی اسٹیشن سے پہلے ہی پوری پوری بوگیاں چناب ایکسپریس، سپر ایکسپریس یا شاہین ایکسپریس میں جلسہ سالانہ کے قافلوں کے لئے ریزرو ہوجاتیں۔سکھر،شکارپور اور جیکب آباد اضلاع کے احمدی احباب مردو زن روہڑی اسٹیشن سے ہی شامل سفر ہوتے۔امیر صاحب ضلع سکھر محترم قریشی عبدالرحمٰن صاحب شہید امیر قافلہ ہوتے۔جب اسٹیشن پر اپنے احمدی احباب ٹرین میں سوار ہوتے تو ہر طرف السلام علیکم کی آوازوں سے ،اور سلامتی کی دعاؤں سے ٹرین کی فضا معطّر ہو جاتی۔بچپن کی اس آزادانہ اور بے فکری کی عمر میں تو ان سلامتی کے تحائف کی قدر و قیمت کا اندازہ تو نہ تھا مگر جیسے جیسے وقت گزرتا گیا اور عمر بڑھتی گئی تو ان سلامتی کی دعاؤں کی اہمیت کا ادراک بھی بڑھتا چلا گیا۔قرآن کریم اہل جنّت کا نقشہ کچھ یوں کھینچتا ہے۔

''وہ اس میں کوئی بیہودہ یا گناہ کی بات نہیں سنتے۔مگر سلام سلام کا قول''

(الواقعہ آیات 66-67)

ہاں اسی دنیا میں وہ جنّت کے نظارے دیکھنے کو ملے جہاں سوائے سلام سلام کے قول کے علاوہ کوئی بیہودہ یا گناہ کی بات نہیں ہوتی تھی اور ربوہ تک کا سفر مسلسل سلامتی کے سائے تلے ہی کٹ جاتا۔ربوہ کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی یوں محسوس ہوتا کہ واقعی ہم کسی جنّت میں پہنچ چکے ہیں۔ایک مکمل امن اور سلامتی و تحفّظ کا احساس۔احساس کیوں نہ ہوتا جہاں پر ایک مرد خدا،خلیفۃ المسیح کے قدم یہ زمین روز چومتی اور اس کے سلامتی کے تحفوں سے روز فیض یاب ہوتی صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تربیت یافتہ بزرگ، درویش صفت،غریب پرور،عاجزی و انکساری کا پیکر فرشتہ صفت بابرکت وجود چلتے پھرتے ہر طرف السلام علیکم کی صدا بلند کرتے ہی نظر آتے۔جہاں سائیکل سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلامتی کا تحفہ پیش کرتے ہوئے نظر آیا۔

اس جنّت نظیر معاشرے میں سلام سلام کے قول سننے کی سعادت ہمیں بھی نصیب ہوتی۔پھر یوں ہوا کہ گردشِ ایّام ہمیں کینیڈا کی سرزمین پر لے آئے۔یوں محسوس ہوا کہ ہم ان سلامتی کی فضاؤں سے دور ہو گئے ہیں جنھوں نے ہمیں اپنی آغوش میں لیا ہوا تھا۔

آہ!وہ کیا دن تھے اور وہ کیا بابرکت وجود تھے جن کی صحبت میں گزارے ہوئے لمحات ہمارے لئے سرمایۂ حیات ہیں اور اب آنکھیں دیکھنے کو ترستی ہیں۔اقبال نے کیا خوب کہا ہے کہ

ہاں دکھا دے اے تصور پھر وہ صبح وشام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو ''

ایک معمولی سی بات

ہاں تو بات ہو رہی تھی سلامتی کے تحفوں کی۔کینیڈا آ کر جب خدا کے فضل وکرم سے جماعتی خدمات کی توفیق ملی تو ایک بات نے اب تک الجھائے رکھا اور طبعاً اُس کو ناپسند کرتا رہا۔مگر آج اس تحریر کے ذریعے اس کا اظہار کرنا مقصود ہے۔اکثر و بیشتر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جماعتی خط وکتابت جو اکثر ای میل،ٹیکسٹ میسجز،واٹس ایپ میسجز پر مشتمل ہوتی ہے کئی احباب السلام علیکم کو شارٹ فارم میں AA,AOA وغیرہ لکھتے ہیں یا کچھ احباب اس کی بھی زحمت گوارہ کرنا محسوس نہیں کرتے۔السلام علیکم تو ایک دعا اور سلامتی کا تحفہ ہے جو ہم اپنے مخاطب تک پہنچانا چاہتے ہیں۔اس دعا کا حق السلام علیکم لکھے بغیر ادا نہیں ہوسکتا ہے۔ہماری زندگی اتنی بھی مصروف نہیں ہونی چاہئے کہ ہم اپنے بھائیوں کو سلامتی کی دعا دینے میں بھی شارٹ کٹ ڈھونڈنے لگ جائیں۔

سیرت المہدی کی ایک روایت

چند روز ہوئے سیرت المہدی میں درج ایک روایت پڑھی سوچا کہ افادہ عام کے لئے الفضل آن لائن کے قارئین کی خدمت میں پیش کی جائے۔

شائد کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ

''بیان کیا مجھ سے شیر علی صاحب نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب نے کسی حوالے وغیرہ کا کوئی کام میاں معراج دین صاحب عمر لاہوری اور دوسرے لوگوں کے سپرد کیا۔چنانچہ اس ضمن میں میاں معراج دین صاحب چھوٹی چھوٹی پرچیوں پر لکھ کر بار بار حضرت صاحب سے کچھ دریافت کرتے تھے اور حضرت صاحب جواب دیتے تھے کہ یہ تلاش کرو یا فلاں کتاب بھیجو وغیرہ۔اسی دوران میں میاں معراج دین صاحب نے ایک پرچی حضرت صاحب کو بھیجی اور حضرت صاحب کو مخاطب کر کے بغیر السلام علیکم لکھے اپنی بات لکھ دی۔اور چونکہ بار بار ایسی پرچیاں آتی جاتی تھیں۔اس لئے جلدی میں ان کی توجہ اس طرف نہ گئی کہ السلام علیکم بھی لکھنا چاہیے حضرت صاحب نے جب اندر سے اس کا جواب بھیجا تو اس کے شروع میں لکھا کہ آپ کو السلام علیکم لکھنا چاہیے تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ بظاہر یہ ایک معمولی سی بات نظر آتی ہے مگر اس سے پتہ لگتا ہے کہ آپ کو اپنی جماعت کی تعلیم و تادیب کا کتنا خیال تھا۔اور نظر غور سے دیکھیں تو یہ بات معمولی بھی نہیں ہے کیونکہ یہ ایک مسلّم سچائی ہے کہ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں میں ادب و احترام اور آداب کا خیال نہ رکھا جاوے تو پھر آہستہ آہستہ بڑی باتوں تک اس کا اثر پہنچتا ہے اور دل پر ایک زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے علاوہ ازیں ملاقات کے وقت السلام علیکم کہنا اور خط لکھتے وقت السلام علیکم لکھنا شریعت کا حکم بھی ہے۔''

''نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دستور تھا کہ آپ اپنے تمام خطوط میں بسم اللہ اور السلام علیکم لکھتے تھے اور خط کے نیچے دستخط کرکے تاریخ بھی ڈالتے تھے۔میں نے کوئی خط آپ کا بغیر بسم اللہ اور سلام اور تاریخ کے نہیں دیکھا۔اور آپ کو سلام لکھنے کی اتنی عادت تھی کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپ ایک دفعہ کسی ہندو مخالف کو خط لکھنے لگے تو خود بخود السلام علیکم لکھا گیا۔جسے آپ نے کاٹ دیا لیکن پھر لکھنے لگے تو پھر سلام لکھا گیا چنانچہ آپ نے دوسری دفعہ اسے پھر کاٹا لیکن جب آپ تیسری دفعہ لکھنے لگے تو پھر ہاتھ اسی طرح چل گیا۔آخر آپ نے ایک اور کاغذ لے کر ٹھہر ٹھہر کر خط لکھا۔''

(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔روایت نمبر 270-269 صفحہ 299 سیرت المہدی جلد اوّل مرتبہ)

طلوع وغروب آفتاب

28 اکتوبر 2020ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:04	17:47
مدینہ منورہ	05:07	17:44
قادیان	05:19	17:42
ربوہ	04:59	17:22
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:20	16:43